سونا قرض لیا ہو تو واپس سونا ہی کرنا ہو گا یا رقم بھی دے سکتے ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor.13633 تاریخ:09-12-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی نے کسی کو خالص سونا قرض دیا ہو، تو قرض ادا کرنے میں مقروض پر کیا لازم ہو گا؟ جتنا سونا لیا تھا، اتنی مقدار کا سونا دے گا یا اس کی قیمت دے گا؟ اگر مقروض یہ کہے کہ **"جس وقت آپ نے سونا دیا تھا، اس وقت سونے کی جو قیمت تھی اس کے حساب سے رقم واپس کروں گا"** تو اس کی اس بات کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں مقروض نے جس مقدار اور جس کوالٹی کا سونا قرض لیا تھا، اتنی مقدار میں اور اسی کوالٹی کا سونا واپس کرنا اس کے ذمہ لازم ہو گا، کیونکہ خالص سونا مثلی شے (اس کی مثل بازار میں پائی جاتی) ہے اور جب مثلی شے قرض میں دی جائے، تو لوٹاتے وقت اس کی مثل ہی دینا لازم ہوتا ہے، اس میں قیمت یعنی سونے کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ لہذا مقروض کی یہ بات کہ **"جس وقت آپ نے سونا دیا تھا، اس وقت سونے کی جو قیمت تھی اس کے حساب سے رقم واپس کروں گا"** شرعاً درست نہیں اور اس پر سونا دینا ہی لازم ہے، خواہ اس کی قیمت کوئی بھی ہو۔

مثلی شے قرض دی، تو واپسی میں اسی کی مثل چیز دینی ہو گی، چیز کے سستے یا مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں، جیسا کہ محقّق و مدقّق علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی:1088ھ) فرماتے ہیں: "انه

مضمون بمثلہ فلا عبرۃ بغلائہ ورخصہ" یعنی قرض میں جو شے لی گئی اس کی مثل ہی لوٹانی ہو گی، لہذا اس کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا۔

خاتم المحققین علامہ محمد امین بن عمر ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(قولہ فلا عبرۃ بغلائہ ورخصہ) ۔۔۔لو قال: **اقرضنی عشرۃ دراهم غلۃ بدینار فاعطاہ عشرۃ دراهم فعلیہ مثلها ولا ینظر الی غلاء الدراهم ولا الی رخصها وکذلک کل مایکال ویوزن فالقرض فیہ جائز** وکذلک ما یعد من البیض والجوز وفی الفتاوی الھندیۃ: استقرض حنطۃ فاعطی مثلها بعدما تغیر سعرها یجبر المقرض علی القبول" **یعنی قرض میں چیز کے مہنگے یا سستے ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، لہذا اگر کسی نے دوسرے سے کہا: تم مجھے دس درہم کا غلہ ایک دینار کے عوض قرض دے دو چنانچہ اس نے مانگنے والے کو دس درہم (چاندی کے سکے) دے دیئے، تو مقروض پر ان درہموں کی مثل واپس کرنا واجب ہوں گے (یعنی دس درہم ہی دینے ہوں گے)، درہم کے مہنگے یا سستے ہونے کو نہیں دیکھیں گے، یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس کا لین دین وزن یا ناپ کر کیا جاتا ہے،** لہذا ان چیزوں میں قرض جائز ہے، نیز عددی چیزوں، مثلاً: انڈے، اخروٹ کا بھی یہی حکم ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: کسی نے دوسرے شخص سے گندم قرض لی اور مقروض نے اتنی ہی گندم واپس کر دی، لیکن واپسی کے وقت گندم کا بھاؤ تبدیل ہو چکا تھا، تو قرض خواہ کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔
(الدرّالمختار وردّالمحتار، ج 07، ص 408، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "لو استقرض من آخر حنطۃ فاعطی مثلها بعدما تغیر سعرها فانہ یجبر المقرض علی القبول کذا فی مختار الفتاوی ویجوز استقراض الذھب والفضۃ وزناً ولا یجوز عددا کذا فی التتارخانیۃ" یعنی اگر کسی نے دوسرے شخص سے گندم قرض لی اور مقروض نے ویسی ہی گندم واپس کر دی، لیکن واپسی کے وقت گندم کا نرخ تبدیل ہو چکا تھا، تو قرض خواہ کو گندم قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا (یعنی وہ قیمت نہیں لے سکتا) "مختار الفتاویٰ" میں اسی طرح ہے۔ سونے اور چاندی کو وزن کے اعتبار سے قرض دینا جائز ہے، گن کر قرض دینا جائز نہیں، "فتاوی تاتارخانیہ" میں اسی طرح ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، ج3، ص202، مطبوعہ پشاور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اُس کی مثل ادا کی جائے، لہذا جس کی مثل نہیں، قرض دینا صحیح نہیں۔۔۔ ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں، مثلاً: دس سیر گیہوں قرض لئے تھے، اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے، اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا، وہی دس سیر گیہوں دینے ہوں گے۔"

(بہار شریعت، ج02، حصہ11، ص756، 757، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن رضا محمد عطاری مدنی

06جمادی الثانی1446ھ/09دسمبر2024ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے